روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 9 جولائی 2012ء 18 شعبان 1433 ہجری 9 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 159

عدل اور احسان سے سلوک کرو

”اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی (کیوں نہ) ہو۔“ (انعام:153) ”اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ پر احسان کا سلوک کیا۔“ (القصص:78) ”اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔“ (التوبہ: 120)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ ایک اپاہج حضور کے پاس آیا وہ ٹانگوں سے چل نہیں سکتا تھا۔ اس نے عرض کی کہ میری ٹانگیں نہیں ہیں مجھے سواری کی گھوڑی دے دو۔ میں تب جاؤں گا۔ اس وقت مالی کمزوری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے روپیہ بھیج دے گا تو گھوڑی لے دوں گا۔ تم ٹھہرے رہو۔ چنانچہ وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا۔ پھر اسے گھوڑی لے دی اور وہ چلا گیا اس کا نام کوڈا تھا۔

حضرت یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

سائلین کے متعلق حضرت اقدس کا طرز عمل ہمیشہ یہ تھا کہ آپ کسی سائل کو رد نہ فرماتے تھے اور بسا اوقات سائل جس چیز کا سوال کرتا وہی اس کو دے دیتے تھے۔

سٹھیالی ضلع گورداسپور کا ایک زمیندار فقیر آیا کرتا تھا اور وہ ایک روپیہ کا سوال کیا کرتا تھا اس کو ہمیشہ ایک روپیہ عطا فرمایا کرتے تھے۔

(الحکم قادیان 7/اگست 1934ء)

ایک دفعہ جبکہ آپ کی عمر پچیس تیس برس کے قریب تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہو گیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نظریہ یہ تھا کہ زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درخت بھی ہماری ملکیت ہیں۔ اس لئے انہوں نے موروثیوں پر دعویٰ دائر کر دیا اور حضور کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ آپ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے۔ آپ جب نہر سے گزر کر ایک گاؤں پتھنا نوالہ پہنچے تو راستہ میں ذراستانے کے لئے بیٹھ گئے اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”والد صاحب یونہی فکر کرتے ہیں۔ درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں یہ غریب لوگ ہیں اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے بہرحال میں تو عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں ہاں ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں“۔ موروثیوں کو بھی آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ جب مجسٹریٹ نے موروثیوں سے اصل معاملہ پوچھا تو انہوں نے بلا تامل جواب دیا کہ خود مرزا صاحب سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ مجسٹریٹ کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو درخت کھیتی کی طرح ہیں جس طرح کھیتی میں ہمارا حصہ ہے ویسے ہی درختوں میں بھی ہے۔ چنانچہ آپ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ واپسی پر جب آپ کے والد صاحب کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ ناراض ہوئے۔ (حیات طیبہ ص15)

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی نے بات سنائی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللہ الصمد اللہ الصمدان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہو کر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کہ چارپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اس کے مقابلہ میں شور و غل مچاتے ہو۔ (بدر 24 جولائی 1913ء)

سیکرٹریان تعلیم اضلاع متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکرٹریان تعلیم کی سالانہ میٹنگ 13 مئی 2012ء کو ہوئی تھی۔ خدا کے فضل سے میٹنگ بہت کامیاب رہی آپ میٹنگ پر تشریف لائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا:۔

”سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں۔“

آپ کو فارم دیئے گئے تھے۔ ضلع کی تمام جماعتوں کے جملہ طلباء/ طالبات کے کوائف اکٹھے کریں۔ امید ہے یہ کام شروع ہو گیا ہوگا۔

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

”ایسے بچوں کی فہرست بنائیں جو سکول جانے کی عمر میں ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔“

اس پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر جماعت کا تفصیلی دورہ ضروری ہے اور جن طلباء/ طالبات نے جنوری 2009ء سے تا حال ایف اے نہیں کیا اور کوئی کام بھی نہیں کر رہے ان کے کوائف پر فارمہ پر تحریر کر کے مرکز بھجوائیں اور ان کو قائل کریں کہ وہ کم از کم ایف اے تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اللہ کرے وہ مان جائیں اگر مان جاتے ہیں تو ان سے تکمیل ارشاد خط پر کروائیں اور مرکز بھیجیں۔

حضور انور نے فرمایا۔

”میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کو کم از کم ایف اے ضرور کرنا چاہئے۔“

(الفضل 22 مارچ 2004ء)

پس ان مندرجہ بالا امور کے ساتھ ساتھ 15 جولائی 2012ء تک امداد طلباء کے فنڈ کیلئے جملہ احباب سے رابطہ کر کے وعدہ جات لے کر بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

حضرت مسیح موعود کی مجالس میں فری میسن کا ذکر

اور حضور کے پر معارف ارشادات

الحکم 16 نومبر 1901ء کی ڈائری میں لکھتا ہے۔

مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو کے مسٹر ڈوئی صاحب کے ایک لیکچر کا خلاصہ سنانا شروع کیا۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے سر دست اتنا ہی لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈوئی ایک عیسائی ریفارمر ہے۔ جس نے الیاس ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس نے اپنے گرد و پیش بہت سے مرید جمع کئے ہیں اور ہر ایک مرید سے اس کی آمدنی کا 1/10 حصہ لیتا ہے اس کا مذہب ہے کہ موجودہ عیسائی سب غلطی پر ہیں۔ صرف وہ راستی پر ہے وہ امراض کا علاج کرنا گناہ سمجھتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ہفتہ وار دو اخبار بھی جاری ہیں جن میں سے ایک یہاں بھی آتا ہے۔ اس نے اپنے ایک لیکچر میں فری میسن کے مضمون پر کلام کیا ہے۔ فری میسن کی حقیقت عام طور پر جیسا کہ غیر فری میسنوں پر منکشف نہیں ہے اور فری میسن ظاہر نہیں کرتے مگر مسٹر ڈوئی کہتا ہے کہ میرے مریدوں میں بعض فری میسن تھے جواب نہیں اور انہوں نے ایسے حالات بتائے ہیں اور بعض کتابیں بھی فری مسنوں کی اسے ملی ہیں۔ اس لیکچر میں وہ فری میسنوں کی حقیقت بتاتا ہوا یہ ظاہر کرتا ہے کہ فری میسن جھوٹ بولتے ہیں فری میسن قتل وغیرہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو انہیں بچالیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی باتیں بیان کی ہیں ہم ان پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے نہ ہم خود کبھی فری مسن ہوئے اور کسی فری میسن نے ہم سے ان کا ذکر کیا غرض مفتی صاحب یہ حالات سنا رہے تھے تو حضرت نے فرمایا۔

ہم کو کبھی کبھی خیال پیدا ہوتا تھا کہ فری میسن کی حقیقت معلوم ہو جاوے مگر کبھی توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان حالات کو جو یہ اپنے لیکچر میں بیان کرتا ہے سن کر اس الہام کی جو مجھے ہوا تھا ایک عظمت معلوم ہوتی ہے اس الہام کا مضمون یہ ہے کہ فریمسن اس کے قتل پر مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ اس الہام میں بھی گویا فری میسن کی حقیقت کی طرف شاید کوئی اشارہ ہو کہ وہ بعض ایسے امور میں جہاں کسی قانون سے کام نہ چلتا ہو اپنی سوسائٹی کے اثر سے کام لیتے ہوں۔

میں سمجھتا ہوں کہ فری میسن کی مجلس میں ضرور بعض بڑے بڑے اہلکار اور عمائد سلطنت یہاں تک کہ بعض بڑے شاہزادے بھی داخل ہوں گے اوران کا رعب داب ہی مانع ہوتا ہوگا۔ کہ کوئی اس کے اسرار کھول سکے ورنہ یہ کوئی معجزہ یا کرامت تو ہے نہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصالح سلطنت کے لئے کوئی ایسا مجمع ہوتا ہوگا۔

اس قسم کا ذکر ہوتا رہا اسی اثناء میں فرمایا آج ایک منذر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رویا بھی ہے وہ الہام یہ ہے۔

محموم پھر نظرت الی المحموم پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔ (الحکم 17 نومبر 1901ء صفحہ 4)

الحکم 18 نومبر 1901ء کی ڈائری میں لکھتا ہے۔

بعد مغرب حسب معمول آپ نے مفتی محمد صادق صاحب کو ڈاکٹر ڈوئی شکاگو کے مدعی الیاس کے لیکچر سنانے کا حکم دیا۔ مفتی صاحب نے اس کے لیکچر کا وہ حصہ جو فری میسنوں کے متعلق ہے ترجمہ کر کے سنانا شروع کیا، جو حالات فری میسنوں کے لکھے ہیں اوران کے جن منصوبوں اور چالوں کا ذکر اس میں کیا ہے۔ ان پر نظر کر کے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے کہا کہ فری میسن کا ترجمہ الدجال ہے۔ ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس کا ایک الہام اس سے بیشتر الحکم میں شائع ہو چکا ہے جو یہ تھا فری میسن اس کے قتل پر مسلط نہیں کئے جائیں گے۔

اس کے بعد یہ کتاب امریکہ سے آئی اور اس کے پڑھنے سے فری میسنوں کے حالات کھلنے لگے۔ حضرت اقدس اس ترجمہ کو سنتے رہے اور اثناء ہی کلام میں فرمایا رات میں نے ایک رویا دیکھی ہے یعنی 17 نومبر کی رات کو جس کی صبح کو 18 نومبر تھی۔

اور وہ رویا یہ ہے میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی سی لپیٹی ہے تو میں اسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذت اور سرور آرہا ہے وہ لذت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا پھر اسی اثناء میں میرے ہاتھ میں معاً ایک پروانہ دیا گیا ہے کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا میں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے۔ اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔

رشن الخبر

رشن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔

(الحکم 30 نومبر 1901ء صفحہ 2)

بدر 3 مارچ 1907ء کی ڈائری میں لکھتا ہے۔

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اس کے فری میسن ہونے کی سبب اس کی قوم اس پر ناراض ہے فرمایا اس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

(بدر 28 مارچ 1907ء صفحہ 9)

دعا

ہو سایہ فگن سر پہ ترے خیر کا بادل
پُر آب سکینت سے رہے زیست کی چھاگل
خوشبو کی طرح چھوئیں تجھے جھونکے ہوا کے
ہو دُھول تو وہ پھول ہی بنتی رہے ہر پَل

جس ملک میں، جس شہر میں، جس قریہ میں ٹھہرے
تجھ پر سدا کرّوبیاں دیتے رہیں پہرے
آغوش کشادہ کئے ہر آن ہوں لمحے
پھولوں سے سجے، ہوں ترے دن رات سنہرے

ہر ایک سویرا ہو ترا رشکِ بہاراں
ہر شام ہو عرفان سے پُر محفلِ یاراں
جس گھر میں ہو تو اس کے در و بام ہوں روشن
اے چاند میرے فخر و شہِ ماہ نگاراں

پریتم اے میرے جانِ وفا نوروں کے پالے
ہر آن ہوں ہمراہ سحر خیز اُجالے
رستے میں جو بیٹھے ہیں ترے آنکھیں بچھائے
پُر نور کریں آنکھیں ترے چاہنے والے

خوشکن تیری راہیں ہوں سفر ہو کہ حضر ہو
مولا کی پناہیں ہوں سفر ہو کہ حضر ہو

مبارک احمد عابدؔ

رپورٹ: مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب

فیلتھم برطانیہ میں بیت الواحد کی بابرکت تقریب افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی شرکت اور خطاب۔ نیز مہمانوں کے تاثرات

ہر بیت الذکر صرف خدا کی عبادت، محبت، خلوص اور امن کے قیام کیلئے تعمیر کی جاتی ہے

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے قیام سے اب تک جماعت احمدیہ دنیا کے مختلف ممالک میں بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق پا رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ 1914ء میں خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر کی تعداد صرف 14 تھی۔ 1965ء میں خلافت ثالثہ کے آغاز کے وقت یہ تعداد 365 ہوگئی اور خلافت رابعہ کے دور میں 1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ربوہ سے لندن ہجرت کرنی پڑی اس وقت جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر کی تعداد 790 تھی۔ 2003ء میں خلافت خامسہ کے آغاز کے وقت یہ تعداد 13,908 تھی اور خلافت خامسہ کے 9 سال میں یہ تعداد 16,518 ہوچکی ہے۔ یہ اعداد و شمار 2011ء کے جلسہ سالانہ تک کے ہیں اس کے بعد بھی خدا کے فضل سے کئی بیوت الذکر تعمیر ہوچکی ہیں۔

دیگر ممالک کی طرح برطانیہ میں بھی خدا کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ بیوت الذکر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ خلافت خامسہ کے آغاز کے وقت 2003ء میں یوکے میں بیوت الذکر کی تعداد 19 تھی اور خلافت خامسہ کے دور میں اب تک 14 بیوت الذکر کا اضافہ ہو چکا ہے اور اس طرح یہ تعداد 33 ہوگئی ہے۔ جن میں سے 6 بیوت الذکر کا افتتاح اسی سال ہوا۔ انہیں میں سے ایک بیت الذکر فیلتھم کی ''بیت الواحد'' ہے جس کے افتتاح کی تقریب کا ذیل میں مختصراً ذکر کیا جارہا ہے۔

بیت الواحد فیلتھم کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 رفروری بروز جمعۃ المبارک فرمایا۔ اس روز دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر اراکین قافلہ بیت الفضل سے روانہ ہوئے۔ پونے ایک بجے بیت الواحد فیلتھم تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم امام صاحب مکرم ریجنل امیر صاحب مڈل سیکس ریجن۔ مکرم ریجنل مشنری صاحب مڈل سیکس ریجن نے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں کی کثیر تعداد نے اھلاً و سھلاً کا ترانہ نہایت جوش و مسرت کے ساتھ گایا۔ ایک بجے حضور انور نے بیت الواحد کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے فوراً بعد حضور انور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن روزنامہ الفضل 2 مئی 2012ء میں شائع ہوچکا ہے۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز جمعہ اور عصر کے کچھ دیر بعد سوا پانچ بجے حضور انور بیت الواحد کے احاطہ میں یادگاری پودا لگانے کے لئے باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے اپنے پیارے امام کا پُرجوش ترانوں کے ساتھ استقبال کیا۔ ایک تقریب آمین بھی ہوئی جس میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے والے بچوں نے حضور انور کو قرآن کریم سنایا جس کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ پونے چھ بجے حضور انور بیت الواحد میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور گروپ فوٹو بھی بنوائے۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا چھ بجے بعض مہمانان خصوصی نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا جن میں ممبران پارلیمنٹ، لیڈر آف کونسل اور میئر شامل تھے۔ اس کے بعد حضور انور اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں مہمانوں کے لئے خصوصی طور پر بیت الواحد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

افتتاحی تقریب

بیت الواحد کے اوپر واقع ہال میں شام ساڑھے چھ بجے غیر مسلم مہمانوں کیلئے افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں علاقہ کے متعدد معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم ظہیر احمد خان صدر جماعت ہونسلو ساؤتھ نے ادا کئے۔ اس کے بعد ریجنل امیر مکرم عبداللطیف خان صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یوکے میں جماعت احمدیہ کے پہلے مربی 1913ء میں آئے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک میں جماعت احمدیہ کی 100 سے زائد برانچیں قائم ہوچکی ہیں۔ ہونسلو میں جماعت احمدیہ کی باقاعدہ برانچ 1970ء میں قائم ہوئی۔ 1985ء میں پہلا مشن ہاؤس خریدا گیا جس کا نام ''بیت النور'' رکھا گیا۔ مڈل سیکس ریجن میں سات برانچیں ہیں جن میں ہونسلو نارتھ اور ہونسلو ساؤتھ کی دو برانچیں شامل ہیں۔ انہی برانچوں کی یہ بیت الذکر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 40 سال میں ہم نے اپنے ہمسایوں، حکومتی افسران اور اداروں اور تمام مذاہب کے لوگوں سے اچھے اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیں ان سب کا تعاون بھی حاصل رہا۔ جس پر میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے جو کہ اچھے شہری کی حیثیت سے ملک و قوم کی بے لوث خدمت کرتی ہے۔ اس بیت الذکر کا نام ''بیت الواحد'' یعنی ایک خدا کا گھر۔ آپ سب کے لئے ہمیشہ اس کے دروازے کھلے ہیں۔

مہمانوں کے تاثرات

معزز مہمانوں میں سے پہلی تقریر ممبر آف پارلیمنٹ Ms Mary Macloud کی تھی۔ آپ نے کہا کہ بیت الواحد کی افتتاحی تقریب میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی موجودگی میں تقریر کرنا میرے لئے خاص اعزاز کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں کنزرویٹو پارٹی سے تعلق رکھتی ہوں اور برینٹ فورڈ اور آئزل ورتھ کی ایم پی ہوں جس میں ایک لاکھ پانچ ہزار لوگ آباد ہیں اور بہت پُرامن اور کھلے دل کے لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی اس بات سے بہت متاثر ہوں کہ آپ سب لوگوں سے اچھے تعلقات رکھنے کیلئے خاص کوشش کرتے ہیں جس کا ایک ثبوت آج کی یہ تقریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2010ء کے جلسہ سالانہ میں مجھے شرکت کا موقع ملا اور تقریر کا بھی۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کی تنظیم اور دوستی اور محبت اور احترام کا ماحول دیکھ کر مَیں بہت متاثر ہوئی۔ اسی طرح بس کمپین کے ذریعہ آپ for Loyalty, ... Freedom and Peace کا جو پیغام سارے ملک میں دے رہے ہیں یہ بھی معاشرے میں امن کو قائم کرنے والا خوبصورت نعرہ ہے۔ انہوں نے بیت الذکر کے قیام کو ایک مثبت قدم قرار دیا اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ اس بیت الذکر سے محبت اور امن و رواداری کو فروغ ملے گا۔

ہونسلو کے میئر Coll. Amritpal Sing Maan جناب میئر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں جب بھی جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہوتا ہوں تو محسوس کرتا ہوں کہ اپنے دوستوں میں ہوں۔ جماعت احمدیہ ایک ماڈل کمیونٹی ہے جو لوگوں کو اکٹھا کرنے والی ہے۔ انہوں نے جماعت کی بس کمپین کو بھی سراہا جس کے ذریعہ محبت و پیار کا پیغام سارے ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو کو عالمگیر ماٹو قرار دیا۔ انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جماعت احمدیہ کی یوکے اور دوسرے ممالک بالخصوص غریب ممالک کے عوام کے لئے بے لوث خدمت کو قابل ستائش قرار دیا اور کہا کہ آپ کو ہمیشہ کونسل کا تعاون حاصل رہے گا۔

لیڈر آف کونسل Mr.Jagdesh Rai Sharma کا ایڈریس جناب شرما صاحب نے دعوت ملنے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ بیت الواحد ہونسلو Borough کے لئے ایک فخر کا مقام ہے جماعت احمدیہ یوکے اور دنیا بھر میں پُرامن، قانون کا احترام کرنے والی، مستقل مزاج اور بلاامتیاز ہر ایک کی بے لوث خدمت کرنے والی جماعت کے طور پر اچھی طرح متعارف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں 1974ء سے کونسلر کے طور پر خدمت کر رہا ہوں لیکن جماعت احمدیہ ہونسلو کی خدمت اس سے بھی پہلے سے ہے کیونکہ یہ جماعت 1970ء سے اس علاقہ کے لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ انہوں نے آئندہ بھی اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی پیشکش کی۔

فیلتھم اور ہیسٹن (Feltham & Heston) کی ممبر آف پارلیمنٹ Ms. Seema Malhotra کا ایڈریس آپ نے السلام علیکم سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ آج کی تقریب میں مختلف طبقوں کے افراد کا جمع ہونا جماعت احمدیہ کے کام کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے کئی سالوں سے جماعت احمدیہ کے کام کو دیکھا ہے۔ امن پسندی، اعلیٰ تنظیم، دوسروں کی بے لوث خدمت جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ "Love for all Hatred for None" کو رہنما بنا کر کام کرنا بھی جماعت احمدیہ کی ہی خصوصیت ہے۔ انہوں

نے کہا کہ آپ کا نمونہ سب لوگوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ سیاسی جماعتیں بھی آپ سے سبق سیکھ کر دنیا کے لئے بہتر کام کر سکتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے نوجوان نسل کی تربیت واصلاح کیلئے جو کام ہو رہے ہیں انہوں نے بھی بہت سراہا اور آخر میں ہر قسم کے تعاون کی پیشکش کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج ہم سب بیت الواحد کے افتتاح کیلئے یہاں فیلتھم میں جمع ہوئے ہیں۔ مقامی احمدیوں کے لئے یہ بہت خوشی کا موقع ہے۔ خاص طور پر یہ موقع اور بھی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے قیام میں بعض مشکلات پیش آئیں جو مقامی احمدیوں کے لئے کافی تکلیف کا باعث تھیں۔ لیکن بالآخر جماعت کو اجازت مل گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوکے میں انصاف کا نظام ایسا ہے جو شہریوں کو بنیادی حقوق دیتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے دنیا کے بعض حصوں میں حکومتیں اور افراد ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے بلکہ ظلم وستم کرتے ہیں اور حقوق سے محروم کرتے ہیں۔ لیکن ہم کبھی غلط ردّعمل ظاہر نہیں کرتے۔ جہاں ممکن ہو ہم قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور قانون کے مطابق اپنے حقوق کے حصول کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اگر قانون اور ملک حق دے تو ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اگر وہ نہ دیں تو ہم اپنے معاملات خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ ہم اس کے سامنے جھکتے ہیں اور یہی ہمیں قرآن کریم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ آپ دنیا کے کسی خطہ میں چلے جائیں احمدیوں کا کردار نمایاں ہوگا اور آپ انہیں (دین) کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والا پائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دینی تعلیمات کے ذکر سے پہلے مَیں ایک دفعہ پھر تمام حاضر مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ آج کے فنکشن میں تشریف لائے۔ باوجود مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے اور مختلف عقائد رکھنے کے آپ ہماری خوشی کی تقریبات میں شامل ہونے کیلئے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جو اس بیت الذکر کے افتتاح کے مخالف تھے وہ آج کی تقریب اور اس میں شامل ہونے والوں پر نظر رکھیں گے۔ لیکن آپ انسانی قدروں کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری بیت الذکر کے افتتاح کیلئے آئے ہیں اس لئے آپ کی حاضری بہت قابل تعریف قابل قدر اور جرأتمندانہ اقدام ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مقامی سیاستدان اپنے کیریئر کو نظرانداز کرتے ہوئے یہاں آئے۔ اس لئے مَیں تہہ دل سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسروں کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنا صرف روٹین کی بات نہیں بلکہ ہمارے اعتقادات کا حصہ ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں جہاں ہمیں اس دنیا کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں اور ہر احمدی اس کوشش میں ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جو خدا کو ناراض کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں یہ بھی بتادوں کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سچے مومن کو تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس لئے ہمارا شکریہ عام Courtsey کے طور پر نہیں ہے بلکہ ہمارے اعتقاد کا حصہ ہے۔ اس لئے آپ کا شکریہ ادا کرنا خدا کی رضا کیلئے ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ مقامی احمدیوں کو اسی قسم کی appreciation کا اظہار کرتا ہوا پائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی ہمیشہ ان لوگوں کے وفادار رہیں گے جنہوں نے ہماری اس بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مدد کی۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ ابھی بھی بعض لوگ اس بیت الذکر کی تعمیر کے مخالف ہیں۔ اس سلسلہ میں احمدی ان کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی جذبہ سے ہم اپنی جماعت کے ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے ساتھ سچے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بیت ان غلط فہمیوں کے ازالہ میں ممدّ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے تعمیر ہونے والی بیوت الذکر کے عبادت گزاروں کیلئے ممکن نہیں کہ وہ خدا کے احکامات کو نظرانداز کریں۔ جس طرح خدا نے عبادت کا حکم دیا ہے اسی طرح خدا کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ بات قرآن کریم میں بار بار بیان کی گئی ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی عبادت کے ساتھ ہمیں دوسری نیکیاں بھی کرنی چاہئیں اور تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ تقویٰ اپنے ذاتی عمل کے ذریعہ حاصل کرنا چاہئے اور ہمیں بنی نوع انسان سے حسن سلوک کا حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت 84 کے حوالہ سے فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے والدین کا ذکر ہے جو ہماری محبت اور عزت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس کے بعد قریبی رشتہ داروں اور ہمسایوں اور دوستوں کا ذکر ہے اسی طرح یتامیٰ اور مساکین اور غریبوں اور ضرورتمندوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی احمدی ان مستحق لوگوں کے حقوق نظرانداز کرتا ہے تو وہ کبھی خدا کو خوش نہیں کر سکتا اور نہ ہی سوسائٹی میں امن کے قیام میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ پھر قرآن کریم ان سب لوگوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے جن سے اس کا واسطہ پڑے۔ اسی طرح تمام بنی نوع انسان سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ایک سچا احمدی سوسائٹی کے امن کو تباہ کرنے کا تصور بھی کیسے کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن کریم انسانوں کے فائدہ کے لئے بعض دیگر احکامات کا ذکر کرتا ہے مثلاً پڑوسی کے حقوق کا ذکر کرتا ہے۔ امن اور سچائی کے قیام کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے حوالہ سے جانتے ہیں کہ آپ نے سکھایا کہ مومن دوسرے کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ پھر وہ سچا مومن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے اگر اچھے مومن بننا چاہتے ہو تو اچھے ہمسائے بنو۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنا ہر مومن کی بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ جو آپؐ نے فرمایا کہ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اس پر غور کریں۔ عقلمند آدمی اپنے لئے دکھ اور تکلیف پسند نہیں کرے گا اور نہ ہی یہ چاہے گا کہ کوئی اس کے حقوق غصب کرے۔ پس کوئی سچا مومن دوسرے کیلئے تکلیف کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ دین حق اچھا ہمسایہ بننے کا حکم دیتا ہے۔ پڑوسی کے حقوق ادا کرنا سوسائٹی کے امن کا لازمی حصہ ہے۔ دین حق کہتا ہے کہ پڑوسی وہی نہیں جو Next door ہے اور تمہارے گھر کے ساتھ رہتا ہے۔ (دین) اس کا حلقہ بہت وسیع کرتا ہے۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے، آپ کے ماتحت، وہ لوگ جن کے امور کے آپ ذمہ دار ہیں، سفر کے ساتھی اور دیگر بہت سے لوگ بھی ہمسائیگی کے مضمون میں شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب کوئی خلوص دل سے بیت الذکر میں آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ تقویٰ اور ممتاز انسانی قدروں کو اپنائے۔ یہ سچے مومن کی علامت ہے۔ اس کے بغیر وہ سچا مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ دین حق کی حقیقی تعلیمات ہیں۔ ان تعلیمات کی بنا پر ہم نے یہ بیت الذکر بنائی ہے تا کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں۔

عبادت کے علاوہ مل جل کر نیکی اور اخلاق کی باتیں سیکھیں تا کہ ہر شخص تقویٰ اور نیکی میں مزید آگے بڑھے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ بیت الذکر لوگوں کے غلط شکوک و شبہات کو دور کرنے میں مددگار رہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی جو دنیا کے کسی حصہ میں ہوں وہ دین حق کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جو ہمیں اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ نے سکھائی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کی گزشتہ 123 سال کی تاریخ میں آپ کبھی کوئی ایسا موقع نہیں پائیں گے کہ ہماری جماعت کبھی کسی فساد میں ملوث ہوئی ہو اور اس کی وجہ بانیٔ جماعت کی طرف سے دی گئی حقیقی دینی تعلیمات ہیں۔ اسی طرح ہم ہر نیک کام میں لوگوں کی مدد کے لئے ہمیشہ حصہ لیتے ہیں۔ ایسا ہم کسی ذاتی منفعت کے لئے نہیں کرتے بلکہ صرف خدا کی رضا اور اس کے تقرّب کیلئے کرتے ہیں۔ اس لئے جو کسی شک میں ہے یا افواہوں پر بنیاد رکھتا ہے مَیں آپ کے ذریعہ اس کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ یہ بیت الذکر صرف خدا کی عبادت کے لئے اور محبت، خلوص اور امن کے قیام کے لئے بنی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا اس وقت شدید اضطراب میں ہے۔ ہمارے لئے اس بات کی اشد اور فوری ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ ورنہ دنیا ایک بڑی تباہی کا شکار ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا صرف اگلی دنیا میں ہی ظالموں کو نہیں پکڑتا بلکہ اس دنیا میں بھی سزا دیتا ہے۔ اسی لئے قدرتی آفات، زلازل اور تباہیاں آرہی ہیں۔ ہم سب کو مل کر اس عظیم تباہی کو اپنے اوپر نازل ہونے سے پہلے ٹالنا ہوگا۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے رہنماؤں اور حکومتوں کو متنبہ کرے ورنہ اگر تیسری عالمگیر جنگ آگئی تو بہت خطرناک مصیبت نازل ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ دنیا اس بات کو سمجھ لے اور خدا کی سزا سے بچ جائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے معزز مہمانوں کو قرآن کریم اور دینی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی میئر آف ہونسلو کوان کی مقامی چیریٹی کے لئے 2500 پاؤنڈ کا چیک پیش کیا۔

تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ نے کروائی۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کو ڈنر پیش کیا گیا۔ ڈنر کے بعد مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا جس کے بعد حضور انور واپس لندن تشریف لے گئے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت عمدہ اور خوشگوار روحانی اور پاک ماحول کے ساتھ بیت الواحد فیلتھم کی افتتاحی تقریب کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء اور منتظمین کو عظیم الشان انعامات سے نوازے اور دین ودنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ اور احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20/ اپریل 2012ء)

مکرم محمد اکرم خالد صاحب

میرے پیارے اباجان اور ہمارا خاندان

خدائے بزرگ و برتر کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمارے آباؤ اجداد کو محض اپنے فضل سے امام آخر الزماں حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا گاؤں قادیان بہشتی مقبرہ سے ملحقہ گاؤں ننگل باغباں کے نام سے مشہور ہے۔ جواب تقریباً قادیان کا ایک حصہ ہی بن چکا ہے۔

ہمارے خاندان کا قبول احمدیت کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ اباجی محمد طفیل صاحب بتایا کرتے تھے کہ ہم چار بھائی تھے اور نہایت سادہ مزاج کے لوگ تھے۔ ایک دن چاروں بھائیوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ ہمیں کوئی پیر ڈھونڈنا چاہئے آخرت میں نجات کے لئے پیرومرشد کا ہونا ضروری ہے چنانچہ بڑے غوروخوض کے بعد فیصلہ ہوا کہ مولوی غلام احمد بڑا نیک آدمی ہے سارا دن بیت الذکر میں پڑا رہتا ہے لہٰذا اسے ہی اپنا پیر بنالینا چاہئے۔ اس وقت کے رواج کے مطابق چاروں بھائی تیار ہوکر دیسی شکر کا ایک تھال بھر کر اوپر چاندی کا ایک روپیہ رکھا اور ایک پگڑی لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا کہ ہمارا یہ حقیر نذرانہ قبول فرمائیں اور ہمارے پیر بن جائیں اس وقت آپ ہی ہماری نظر میں سب سے نیک آدمی ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے پیر بننے کا خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نہیں ہوا لہٰذا میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ مگر یہ چاروں بھائی غصے میں واپس گاؤں لوٹ آئے کہ ہم نے اور کسی کے پاس بھی نہیں جانا۔

چند سال بعد حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بیعت لینے کا اعلان کردیا مگر افسوس کہ یہ سادہ لوگ اپنی سادگی میں کہنے لگے کہ یہ مرزا صاحب کو ہماری شکر پگڑی اور روپیہ اب یاد آنے لگا ہے جب ہم خود لے کر گئے تھے تو قبول نہیں کیا اسی ناراضگی میں بیعت سے محروم رہے۔ کاش اس وقت قبول کرلیتے تو آج ہم بھی رفقاء کی اولاد کہلاتے۔ پھر بھی انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کرکے ہمیں بھٹکنے سے بچالیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ چاروں بھائی دل و جان سے خلافت سے چمٹے رہے اور اس کی برکات سے مستفیض ہوتے رہے نیز اپنی اولادوں کو بھی اسی راہ پر گامزن کرگئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آخری دم تک خلافت کی برکات سے نوازتا رہے۔ اور ہماری اولادوں کو بھی قربانی کے وہ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

محمد یعقوب ننگلی صاحب

میرے بڑے تایا جان مکرم محمد یعقوب صاحب ننگلی الفضل کے کاتب رہے۔ اپنے سب سے بڑے بیٹے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیا جو استاد جامعہ احمدیہ ربوہ، سیرالیون کے علاوہ بطور مربی سلسلہ مغربی افریقہ میں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کیا کرتے تھے۔ بیت المحمود ربوہ میں امام الصلوٰۃ کے فرائض کی توفیق پائی۔

جلال الدین صاحب

میرے چھوٹے تایا جان مکرم جلال الدین صاحب جو اپنی پارسائی کی وجہ سے مولوی صاحب کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ بہت صفائی پسند اور نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ نماز کے وقت کام کاج فوراً بند کرکے بیت الذکر میں پہنچ جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ محمد آباد سٹیٹ سندھ میں وکیل الزراعت نے بیت الذکر میں کھڑے ہوکر تمام نمازیوں کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ جلال الدین صاحب کا نمونہ ہمارے لئے قابل رشک ہے کہ باوجود زمیندارہ کرنے کے نہایت صاف ستھرے کپڑوں کے ساتھ ہر نماز میں بروقت پہنچ کر نداء دیتے ہیں۔ نماز کے لئے آپ نے الگ کپڑوں کا ایک جوڑا رکھا تھا جو نماز کے وقت تبدیل کرکے فوراً بیت الذکر میں پہنچ جاتے تھے۔ اپنی مسحور کن نداء کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔

آپ کو حضرت مصلح موعود کے ساتھ کئی دورہ جات میں بطور خدمت گار ساتھ جانے کا موقع ملتا رہا۔ نداء دینا آپ کے فرائض میں تھا۔ مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ نداء کے وقت مجھے کسی کام جانا پڑا۔ نداء کسی اور نے کہہ دی۔ آپا جان نے کارکنان کو سختی سے ہدایت کی کہ نداء کے وقت جلال الدین کو کسی کام نہ بھیجا جائے۔ صرف جلال الدین ہی نداء دیا کرے گا۔ ایمانداری میں مشہور تھے۔ لوگ امانتیں ان کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔

محمد صادق ننگلی صاحب

میرے چچا جان مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان اپنی قربانیوں میں ہم سب آگے نکل گئے۔ جن چند جاں نثاروں نے اپنی زندگی مرکز احمدیت قادیان کی حفاظت کی غرض سے پیش کی۔ آپ بھی ان خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔ ان درویشوں کی قربانیاں کسی بھی وقت کسی بھی حالت میں نظرانداز نہیں کی جاسکتیں کہ خلیفہ وقت کی ایک آواز پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر خالی ہاتھ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے بیٹھ گئے اور کبھی بھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا بس ایک ہی مطمح نظر تھا کہ میرا جینا میرا مرنا میرا اٹھنا میرا بیٹھنا میرا ہنسنا میرا رونا سب خدا کی خاطر ہے۔ بیوت الذکر کی آبادی، دعاؤں کا شغف، عبادت کی چاشنی اور شب بیداری ان کی زندگی کا خلاصہ تھا۔ وہ ایک بنیان مرصوص کی طرح تھے۔ اطاعت و فرمانبرداری کے پیکر جان ہتھیلی پر رکھ کر وہ کام کر گزرتے جس کا حکم ہوتا۔ کسی بات سے انکار کا سوال ہی نہ تھا۔ نہ دن دیکھا نہ رات، کھانے کی پرواہ نہ کرتے نہ پانی کی۔ خالی ہاتھ ہونے کے بعد باوجود بادشاہ تھے اور حضرت مصلح موعود کے اس مصرعہ کے پورے پورے مصداق تھے۔

"بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں"

5 نومبر 2011ء کو آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 نومبر 2011ء کو آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آپ کو درج ذیل خراج تحسین پیش فرمایا۔

"ہمارے درویش ہیں قادیان کے مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی ابن مکرم وریام دین صاحب ننگلی 29 اکتوبر کو گر گئے تھے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ دل کی تکلیف بھی تھی علاج وغیرہ ہوتا رہا لیکن بہرحال 5 نومبر کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت مصلح موعود نے جب درویش کی تحریک کی تو آپ ابھی چھوٹے تھے لیکن آپ نے اس تحریک پر بڑے اخلاص سے لبیک کہا اور آخر دم تک پوری وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔ آپ مرکز دفاتر میں خدمت بجالاتے رہے۔ علاوہ ازیں قادیان میں جماعت کی بہت سی ایسی زمینیں جو غیر ہموار تھیں انہیں ہموار کرنے کی بھی توفیق پائی۔ آپ ایک ہمدرد ذہین اور مخلص کارکن تھے۔ آپ کو خدمت خلق کا بہت شوق تھا۔ دودھ سبزیاں، پھل اور اناج وغیرہ چونکہ گھر کا ہوتا تھا اس لئے آپ مختلف گھروں میں بلا معاوضہ کچھ نہ کچھ روزانہ بھجوایا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے مہمانوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ اور ان کے آرام اور کھانے پینے پر اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرتے تھے۔ انتہائی ملنسار، غریب پرور، صابر شاکر اور صوم و صلوٰۃ کے پابند مخلص انسان تھے۔ اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت فرمائی۔ موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں چار بیٹے ہیں جو ان کی یادگار ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب جو افسر جلسہ سالانہ اور ناظر مال خرچ قادیان تھے گزشتہ سال وفات پاگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔"

پیارے آقا نے فرمایا ہے کہ "آپ ایک ہمدرد ذہین اور مخلص کارکن تھے۔" آپ کی ذہانت کا ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔ قادیان میں غالباً ایک کارخانہ "میک ورکس" کے نام سے تھا جس میں سمت معلوم کرنے کے لئے بحری جہازوں میں استعمال ہونے والے کمپاس تیار ہوتے تھے اس کمپاس میں ایک پرزہ جیول (Jewl) لگتا تھا جو جرمنی سے بن کر آتا تھا۔ چچا جان مرحوم نے یہ جیول خود تیار کیا جو جرمنی بھجوایا گیا جو ہر لحاظ سے فٹ پایا گیا۔ جرمنی کے انجینئرز نے اس کاریگر کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ کارخانہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں جرمنی کے انجینئرز نے شرکت کی۔ آپ عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ آپ کو میز پر کھڑا کر کے دکھایا گیا اور خوشنودی کا اظہار کیا گیا کہ یہ قیمتی پرزہ ہمارے کارخانے میں تیار ہونے لگا ہے۔ اس خوشی میں آپ کی اجرت بھی دوگنی کردی گئی۔

ڈاکٹر محمد عارف صاحب

ڈاکٹر محمد عارف صاحب کی وفات پر حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 2010ء میں یوں ذکر فرمایا۔

"اس کے علاوہ آج کی جنازہ غائب میں ایک اور جنازہ غائب میں پڑھاؤں گا جو مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب واقف زندگی کا ہے جو مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کے بیٹے تھے خود بھی درویش تھے (مطلب قادیان میں ہی تھے)۔ 13 جون 2010ء کو 53 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ 30 سال تک مختلف جماعتی عہدوں پر احسن رنگ میں خدمت انجام دیتے رہے۔ ابتداء میں نائب ناظم وقف جدید تھے پھر نائب ناظم مال آمد قادیان، نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان رہے۔ 1995ء میں ناظر مال خرچ قادیان مقرر ہوئے اور تاوفات اسی عہدے پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ آٹھ سال تک ناظر تعلیم کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ چھ سال تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور پھر نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت بھی رہے۔ 1993ء میں افسر جلسہ سالانہ قادیان مقرر ہوئے اور نہایت عمدگی سے یہ فریضہ انجام دیا۔ 2005ء میں جب میں قادیان گیا ہوں تو اس وقت بھی یہی افسر جلسہ سالانہ تھے اور بڑی ہمت اور محنت سے انہوں نے اس سارے نظام کو سنبھالا۔ باوجود اس کے کہ بلڈ پریشر وغیرہ کی وجہ سے ان کی طبیعت میں لگتا تھا کہ کچھ آثار بیماری کے نظر آرہے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دور میں بھی اور ان کے بعد بھی کئی مرتبہ ان کو قائم مقام ناظر اعلیٰ خدمت کی توفیق ملی اور میاں صاحب کی وفات کے بعد تو میں

نے ان کو نائب امیر مقامی بھی مقرر کیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ انجمن تحریک جدید انجمن وقف جدید اور مجلس کارپرداز کے ممبر بھی تھے۔ صدر فنانس کمیٹی تھے۔ اسی طرح نور ہسپتال کی کمیٹی کے صدر تھے۔ مختلف خدمات بجا لاتے رہے۔

انہوں نے اردو میں ایم اے کرنے کے بعد گرونانک یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ تہجد اور نمازوں کے بڑے پابند، خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں اور انہوں نے اپنی اہلیہ کو بتا دیا تھا کہ لگتا ہے میرا وقت قریب ہے تو اس لئے تیار رہنا پہلے ان کے گردوں اور پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا۔ پہلے گردے ان کے خراب ہوئے لمبا عرصہ ڈائیلیسز میں رہے پھر گردہ تبدل بھی ہو گیا لیکن حالت سنبھل نہیں سکی لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے بڑی لمبی بیماری انہوں نے کاٹی ہے۔ آخر میں پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گیا۔ میں نے بھی ان کو ہمیشہ جیسا کہ میں نے کہا ہے ہنستے مسکراتے دیکھا۔ 1991ء میں میں نے بھی ان کے ساتھ جلسہ سالانہ پر عام کارکن کی حیثیت سے ڈیوٹی دی ہے۔ اس وقت بھی میں دیکھتا تھا بعد میں اپنے وقت میں بھی میں نے دیکھا کہ خلافت کے لئے ان کی آنکھوں سے بھی ایک خاص محبت اور پیار ٹپکتا تھا۔ بڑی محنت سے ڈیوٹی دیتے تھے اور افسران کے سامنے ہمیشہ مؤدب رہے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتے رہے بلکہ بعض دفعہ 1991ء میں ڈیوٹی کے دوران مجھے احساس ہوتا تھا کہ افسر بعض دفعہ ان سے زیادتی کر جاتے ہیں لیکن کبھی ان کے ماتھے پر بل نہیں آیا۔ مسکراتے ہوئے کامل اطاعت کے ساتھ افسر کا حکم مانتے تھے اور غلطی نہ بھی ہوتی تو یہ نہیں کہا کہ نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

(الفضل 27 جولائی 2010ء)

محمد طفیل ننگلی صاحب

میرے والد مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر دل و جان سے فدائی تھے۔ خلفاء سلسلہ و بزرگان دین اور مناظروں کے بہت سے واقعات نہایت پُرجوش انداز میں سنایا کرتے تھے۔ باوجود ناخواندہ ہونے کے بہت سے اشعار درثمین و کلام محمود سے زبانی یاد رکھے تھے۔ جب کبھی بخار ہو جاتا تو اونچی آواز میں خوش الحانی سے اشعار پڑھنے شروع کر دیتے اور کہتے کہ مجھے اس سے سکون ملتا ہے۔ بعض دفعہ سخت بخار سے کراہ رہے ہوتے تو ہم جان بوجھ کر اختلافی مسائل چھیڑ دیتے یا کوئی مناظرے کا واقعہ سنانے کے لئے کہتے تو اس قدر جوش اور انہماک سے سناتے کہ جیسے کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط جسم کے مالک تھے۔ ہمیں بتایا کرتے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت مصلح موعود کی ٹانگیں دبا رہے تھے تو حضور انور نے دوسرے دوست کو یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ تم گدگدی کر رہے ہو اور مجھے ارشاد ہوا کہ تم ٹھیک دبا رہے ہو۔

بہت ہی قناعت پسند اور نہایت تنگی کی حالت میں بھی کسی سے قرض لینا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ تنگی ترشی میں بھی ہمیشہ شاکر رہتے۔ کوئی شکوہ زبان پر نہ لاتے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتے۔ تاریخ احمدیت میں درج آپ کا ایک خط ان جذبات کی خوب عکاسی کرتا ہے۔

قادیان دارالامان سے ہجرت کے وقت آپ کے تینوں بھائی اور بھتیجا الدار کی حفاظت کے لئے قادیان میں ٹھہر گئے تھے آپ اکیلے ان سب کے اہل وعیال کو ساتھ لے کر بے یارومددگار لاہور آ گئے۔ وہاں سے آپ نے ایک خط ارسال کیا۔ جو کہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے تاریخ احمدیت میں محفوظ کیا ہے اور اس کا متن درج ذیل ہے۔

خط نمبر 19: مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی نے محمد یعقوب صاحب، جلال الدین صاحب، محمد صادق صاحب اور محمد صدیق صاحب کو ذیل کا مکتوب ارسال کیا۔

''آپ کا نوازش نامہ ہمارے لئے باعث صد مسرت ہوا اور ہمارے مغموم دلوں کو آپ کے اس نوید جانفزا نے کہ ہم دیار محبوب میں (-) کی حفاظت کے لئے درویشانہ زندگی بسر کریں گے خوشی سے بدل دیا بے شک ہم اس وقت نہایت کس مپرسی کی حالت میں بے یار و مددگار ہیں، بچے بیمار ہیں، نہ زادراہ ہے۔ متوکل علی اللہ اب لاہور سے کسی جہت نکل جائیں گے اور صمیم قلب سے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ آپ جو عظیم الشان مقصد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نوازے اور آپ کے عزم واستقلال، پایہ ثبات کو ثابت قدم رکھے اور توقع رکھتے ہیں کہ ہر وہ گھڑی جس میں زندگی اور موت کا سوال ہو آپ صف اوّل میں کھڑے ہونگے۔''

(30 اخاء/اکتوبر 1947/1326 ہش تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 141 تا 142)

میں حیران ہوتا ہوں کہ کس قدر متوکل علی اللہ یہ لوگ تھے۔ نہ گھر بار نہ راشن نہ پانی اجڑے پجڑے لوگ، تین بھائیوں کی مکمل فیملیز کے بڑے چھوٹے سترہ اٹھارہ افراد جن کی اپنی کوئی منزل نہیں اپنے ان درویش بھائیوں کا حوصلہ بڑھاتے ہیں بلکہ نصیحت کرتے ہیں کہ تم الدار کی حفاظت کی خاطر ڈٹے رہو۔ تمہارے پایۂ ثبات میں کوئی لغزش نہیں آنی چاہئے۔ ہمارا کوئی فکر نہ کرنا۔ اے میرے پیارے اللہ تو میرے والد صاحب کی اسی ایک خدمت کو قبول فرماتے ہوئے بخش دے کہ تو بڑا غفور الرحیم ہے۔

والد صاحب کی شادی نہایت سادگی سے ہوئی۔ میرے نانا جان منشی محمد عبداللہ صاحب پاکستان بننے سے پہلے ہی سندھ شفٹ ہو گئے تھے۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ سندھ تحریک جدید کی زمینوں کا سروے کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ میرے والد صاحب اپنے بھائی جلال الدین صاحب کے ہمراہ حضرت مصلح موعود کے قافلے میں قادیان سے سندھ گئے وہاں ناصر آباد سٹیٹ سے دونوں بھائی بارات لے کر نانا جان کے ہاں غالباً محمود آباد سٹیٹ پہنچے اور میری امی جان کو بیاہ کر ناصر آباد لے آئے وہاں حضرت اُمّ طاہر نے کلیوں (چنبیلی) کا ہار پرو کر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) جو ابھی چھوٹے تھے کے ذریعہ بھجوایا۔ پھر اسی قافلے کے ساتھ یہ نو بیاہتا جوڑا واپس قادیان پہنچا۔ امی جان بتایا کرتی تھیں کہ راستے میں حضرت اُمّ طاہر نے میرا بہت خیال رکھا۔ میں شرم سے کچھ نہ کھاتی تھی۔ مجھے بار بار کھانے پینے کی تاکید کرتیں ایک ماں کی طرح مجھے نصائح کرتیں۔ یہ کیسے عظیم مرتبہ لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت بہت درجات بلند فرمائے۔

آخری ایام میں وفات سے قبل بیت المبارک میں ظہر کی نماز کے وقت دل کا شدید حملہ ہوا فوری طور پر فضل عمر ہسپتال کے ICU وارڈ میں داخل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اپنے عزیز واقارب کو بلوا لیں۔ خدا تعالیٰ کوئی معجزہ دکھلا دے تو کوئی بڑی بات نہیں۔ والد صاحب کو بار بار غشی کے دورے پڑتے تھے۔ ایک بار ہوش آیا تو آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میں نے پوچھا کہ کیا کوئی درد ہو رہا ہے فرمانے لگے کہ نہیں تو پھر آنسو کس بات کے؟ بڑے درد سے کہنے لگے کہ اکرم ''میرے پلے کچھ نہیں'' میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور بخشنے والا ہے آپ خلافت کے شیدائی رہے ہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ چند ہی روز میں خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عطا فرمائی۔ شفایاب ہونے کے بعد عبادات میں ہمہ تن مصروف رہتے پانچوں نمازیں بیت المبارک میں ادا کرتے بقیہ وقت بہشتی مقبرہ میں دعائیں کرتے گزارتے دیر سے گھر آتے تو ہم پریشان ہو جاتے اور مذاق سے کہتے کہ ابا جی کو خدا تعالیٰ نے مہلت دے دی ہے اب آخرت کا پلڑا بھاری کر رہے ہیں۔ چند ماہ بعد اچانک دل کی تکلیف ہوئی ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والدہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند تھیں۔ تہجد کی نماز بہت لمبی پڑھا کرتی تھیں۔ بہت صفائی پسند تھیں۔ نماز کے لئے ایک الگ صاف ستھرا کپڑوں کا جوڑا رکھا ہوتا تھا۔ میری ہوش میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ مرحومہ نے نماز تہجد نہ پڑھی ہو۔ ذرا اونچی آواز میں نام لے لے کر خلفاء کے لئے بزرگان سلسلہ کے لئے دکھی انسانوں کے لئے لمبی لمبی دعائیں کرتیں۔ غرباء کی بہت ہمدرد تھیں۔ قادیان سے ہجرت دردناک واقعات بڑے پُرآشوب زمانے کے حالات بڑے حوصلے سے سنایا کرتی تھیں اور ہر عسر ویسر خدا کی رضا پر راضی۔

تمام قارئین الفضل کی خدمت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین اور سب مرحومین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں ان کی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے خلافت سے چمٹے رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

عام انسانوں سے ہمدردی

آنحضرت ﷺ کسی مدد یا خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ نادار و بے کس خواہ کسی ملک اور قوم کا ہو اس کی مظلومیت کا حال سن کر آپؐ بے چین ہو جاتے تھے۔

مہاجرین حبشہ جب مدینہ واپس لوٹے تو نبی کریمؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ ملک حبشہ میں تم نے کیا کچھ دیکھا۔ وہاں کی کوئی دلچسپ بات تو سناؤ۔ ایک نوجوان نے یہ قصہ سنایا کہ ایک دفعہ ہم حبشہ میں بیٹھے تھے۔ ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ اس کے سر پر پانی کا ایک مٹکا تھا۔ وہ ایک بچے کے پاس سے گزری تو اس نے اسے دھکا دیا اور وہ گھٹنوں کے بل آ گری۔ مٹکا ٹوٹ گیا۔ بڑھیا اُٹھی اور اُس بچے کو کہنے لگی اے دھوکے باز بدبخت! تجھے جلد اپنے کئے کا انجام معلوم ہو جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور فیصلہ کے دن پہلوں اور پچھلوں سب کو جمع کرے گا۔ ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے خود گواہی دیں گے۔ تب تمہیں میرے اور اپنے معاملے کا صحیح علم ہوگا۔ رسول اللہؐ نے جوشِ ہمدردی سے فرمایا ''اس بڑھیا نے سچ کہا اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے برکت بخشے اور پاک کرے گا جس کے کمزوروں کو طاقتوروں سے اُن کے حق دلائے نہیں جاتے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)

کسی بھی سائل یا حاجت مند کے بارہ میں رسول کریمؐ کی اصولی ہدایت تھی کہ میرے تک مستحقین کی سفارش پہنچا دیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ باقی اللہ جو چاہے گا اپنے رسول کی زبان پر اس ضرورتمند کے بارہ میں فیصلہ فرمائے گا۔

(بخاری کتاب الادب)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب نکاح ورخصتانہ

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ثنا عبدالعزیز صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 23مارچ 2012ء کوقبل ازنماز جمعہ بیت الفتوح ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور میں مکرم احمد عرفان جنجوعہ صاحب مربی سلسلہ نے مکرم عدنان اسحٰق صاحب ابن مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یوروحق مہر پر کیا۔ اگلے روز آمنہ شادی ہال شاہدرہ میں سہ پہر ساڑھے چار بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔اس موقعہ پر بھی مکرم مربی صاحب موصوف نے تلاوت نظم کے بعد دعا کرائی۔دلہن مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم آف خوشاب (یکے از پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید) کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت مبارک فرمائے۔آمین

ولادت

مکرم شہباز احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم ارشد محمود صاحب لیاقت آباد کالونی کوٹ لکھپت لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26جون 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔اس کا نام توثیق محمود تجویز ہوا ہے۔نومولود مکرم منور احمد صاحب مرحوم لیاقت آباد کوٹ لکھپت لاہور کا پوتا ہے۔ احباب سے بچے کی صحت وسلامتی، نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم منور جاوید اقبال صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ غلام صغریٰ صاحبہ زوجہ مکرم محمد صادق صاحب مرحوم ساکن دارالبرکات ربوہ عرصہ گیارہ سال سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔آجکل طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ایک ہفتہ قبل ICU فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل رہی ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔آمین

مکرم ابرار احمد خان صاحب خان بابا ٹریڈنگ سنٹر ریلوے روڈ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم بشیر احمد خان صاحب بہارہ کہو اسلام آباد گھٹنوں کا گوشت بڑھ جانے کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں اور صاحب فراش ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

تبدیلی نام

مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام اطہر محمود خان سے تبدیل کر کے اطہر احمد رکھ لیا ہے۔آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ابن مکرم چودھری فیروز الدین صاحب آف میر پور خاص بعمر 72سال مورخہ 26جون 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز رات 12 بجے گیسٹ ہاؤس میر پور خاص میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی ضلع میر پور خاص نے پڑھائی۔ بعدازاں آپ کی میت کو ربوہ لیجایا گیا جہاں پر آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 28جون کو صبح 9 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چودھری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔مرحوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نگر پارکر میں بطور ڈسپنسر خدمات بجالاتے ہوئے ہندوؤں میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔جن میں سے چند لوگ بطور مربی سلسلہ اور معلم وقف جدید خدمات بجالا رہے ہیں۔ مرحوم گزشتہ 24 سالوں سے بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ میر پور خاص خدمت کی توفیق پا رہے تھے اس شعبہ میں بہت محنت اور مستقل مزاجی سے خدمت کی اور شعبہ کا حق انتہائی وفاداری سے ادا کیا۔آپ انتہائی محنتی اور جفاکش انسان تھے جماعت کے ہر شخص کے ساتھ آپ کا ذاتی تعلق تھا اسی وجہ سے لوگ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے اور خوشی محسوس کرتے۔مرحوم بہت شفیق اور پیار کرنے والے وجود تھے چھوٹوں بڑوں کے ساتھ گھل مل جاتے تھے۔لوگ آپ کی باتوں سے لطف اندوز ہوتے تھے۔سلسلہ کی طرف سے جو بھی ہدایات ملتیں ان پر جلد از جلد عملدرآمد کرتے اور دوسروں سے بھی کرواتے تھے۔اسی طرح آپ کو بطور صدر اصلاحی کمیٹی میر پور خاص نمایاں خدمت کی توفیق ملی ۔اکثر عائلی معاملات میں فریقین کو سمجھا کر صلح کروا دیتے تھے۔مرحوم کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔واقفین کے ساتھ بے حد محبت کرتے اور خدمت کرتے تھے۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صالحہ فردس کے علاوہ تین بیٹے مکرم منیر احمد صاحب ،مکرم احسن احمد صاحب ،مکرم نوید احمد صاحب دو بیٹیاں محترمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم امجد پرویز صاحب فیصل آباد اور محترمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم سہیل احمد ورک صاحب یادگار چھوڑے ہیں ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کی الوداعی تقریب

مورخہ 30جون 2012ء کو دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کی الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ ربوہ نے مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کی دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں تقریباً 47 سال کے طویل عرصہ پر مشتمل خدمات کا تذکرہ فرمایا۔جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی ملازمت کا کل عرصہ 58سال 4ماہ ہے۔

i۔ اس دوران آپ نے 1954ء تا 1962ء دفتر نظارت مال میں کام کیا۔

ii۔مئی 1962ء تا اکتوبر 1963ء آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صدر نگران بورڈ کے زیر سایہ کام کیا۔

iii۔نومبر 1963ء تا نومبر 1965ء آپ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب نگران بورڈ کے تحت کام کیا۔

آپ نے دفتر جلسہ سالانہ ربوہ میں 13دسمبر 1965ء تا 30جون 2012ء تقریباً 47سال بطور اکاؤنٹنٹ کام کیا ہے۔اس دوران آپ نے

1۔دسمبر 1965ء تا 1972ء تقریباً 7سال حضرت میر داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ ربوہ کے تحت کام بطور اکاؤنٹنٹ کام کیا۔

2۔ 1973ء تا 30جون 2012ء تقریباً 40سال خاکسار کے تحت کام کیا ہے۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ ربوہ نے قریشی ذکاء اللہ صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم قریشی ذکاء اللہ صاحب نے تقریباً 47 سال بڑی محنت ،جانفشانی ،خلوص اور ایمانداری سے جلسہ سالانہ کی خدمت کی ہے۔اپنا کام نہایت خوبصورت اور دلکش تحریر میں بروقت اور مستعدی سے مکمل کرنا ان کی سب سے بڑی اور نمایاں خوبی رہی ہے۔آپ اکاؤنٹس کے شعبہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے سب سے ماہر اکاؤنٹنٹ ہیں جو آج انتہائی کامیاب خدمات بجالا کر ریٹائر ہو رہے ہیں۔اس وقت ان کی عمر خدا کے فضل سے تقریباً ساڑھے 78سال ہے۔

آپ نے ان کے آئندہ زندگی میں نیک خواہشات اور ان کی صحت وسلامتی کیلئے دعا کی درخواست کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں دفتر جلسہ سالانہ کا پہلے چھوٹا سا کمرہ ہوتا تھا اور ہم نے بارہا دیکھا کہ مکرم قریشی صاحب اکیلے اس کمرے میں بیٹھے نہایت مستعدی سے جلسہ کا کام کر رہے ہیں ۔ آپ نے بتایا کہ مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب نے بلا شبہ بڑی محنت ،خلوص اور جانفشانی سے جلسہ سالانہ کی خدمات سرانجام دی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔آمین

اس کے بعد آپ نے محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ کی طرف سے مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا اور دعا کروائی اور یہ ''الوداعی تقریب'' اختتام پذیر ہوئی۔

اس موقع پر دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کی طرف سے مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب کیلئے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔جس میں دفتر جلسہ سالانہ کے نائب افسران اور کارکنان بھی شریک ہوئے۔اس موقع پر یادگاری گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 جولائی 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	جلسہ سالانہ نائیجیریا 2008ء
7:00 am	جاپانی سروس
7:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:05 am	آئینہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	جلسہ سالانہ امریکہ 2008ء
01:00 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	یسرنا القرآن
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	روحانی خزائن کوئز
9:10 pm	مسلم سائنسدان
9:40 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
10:30 pm	خطبہ جمعہ LIVE کینیڈا

14 جولائی 2012ء

12:25 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:20 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2012ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	جلسہ سالانہ امریکہ 2008ء
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع اجتماع وقف نو
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کیلئے دینی کہانیاں
1:55 pm	سوال و جواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	سٹوری ٹائم
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
6:50 pm	بنگلہ سروس
7:55 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	وقف نو یو کے اجتماع

15 جولائی 2012ء

12:25 am	فیتھ میٹرز
1:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:15 am	خطاب حضور انور بر موقع وقف نو اجتماع یو کے
7:15 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
9:10 am	سپاٹ لائیٹ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	بستان وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
7:00 pm	LIVE Shotter Shondhane
9:05 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:50 pm	کڈز ٹائم
10:20 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	بستان وقف نو

16 جولائی 2012ء

12:25 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:30 am	مغربی دنیا میں عورت کا کردار
2:15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
4:10 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بستان وقف نو
7:15 am	مغربی دنیا میں عورت کا کردار
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت اور درس سیرت النبی ﷺ
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	بیت المہدی کی افتتاحی تقریب 7 نومبر 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	مسلم سائنسدان
1:55 pm	فرنچ پروگرام
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	پیس سمپوزیم
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 ستمبر 2006ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	پیس سمپوزیم
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	بیت المہدی کی افتتاحی تقریب 7 نومبر 2008ء

ربوہ میں طلوع وغروب 9 جولائی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741